سوال

(293)عدالت کے ذریعہ جائیداد کے وارث بننا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بدوملہی سے چوہدری بشیر احمد بشر ملہی سوال کرتے ہیں کہ ایک آدمی کی تین بیٹیاں اور ایک بیٹا ہے اس نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی ہے جو موئثر ہو چکی ہے عورت کے پاس ایک بیٹی اور ایک بیٹا ہے آدمی نے انہیں حاصل کرنے کےلیے عدالت سے رجوع کیا تو عدالت نے موجودہ صورتحال کو بحال رکھا ہے کہ آدمی عورت سے بیٹی اور بیٹا نہیں لے سکتا اب سوال یہ ہے کہ : (لف) جو بیٹی اور بیٹا عورت کے پاس ہے ان کے اکراجات کس کے ذمے ہیں ؟

(ب) بیٹی کے نکاح کے موقع پر باپ اس کی ولالت کا حق دار ہو گا یا نہیں ؟

(ج) کیا بیٹی اور بیٹا والد کی جائیداد کے وارث بن سکتے ہیں ؟ جب کہ عدالت نے بیٹی اور بیٹا عورت کو دے دیا ہے ۔ ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

شریعت اسلامیہ نےبچے کی پرورش کا حقدار ماں کو ٹھہرایا ہے اس طرح چھوٹے بچوں کی پرورش کرنے کو شرعی اصطلاح میں حضانت کہا جاتا ہے والدہ کا حق یہ حضانت متعدد روایات سے ثابت ہے کیوں کہ بچے کے حق میں ماں انتہائی مہربان ہوتی ہے اور پرورش نگرانی میں مرد کی نسبت زیادہ قدرت رکھتی ہے چونکہ اولاد کی نسبت باپ کی طرف ہوتی ہے اور وہ ہی ان کا حق دار ہوتا ہے اس لیے دوران حضانت اٹھنے والے اخراجات کا ذمہ دار بھی وہی ہے کہ ماں کو جو حق حضانت دیا گیا ہے اس کی کچھ حدود قیود ہیں مثلاً :

(1)بچے بلوغت تک ماں کے پاس رہ سکتے ہیں اس کے بعد باپ انہیں واپس لینے کا قانونی اور شرعی حق رکھتا ہے ۔

(2)اگر ماں آگے نکاح کر لیتی ہے تو بھی اس کا حق حضانت ختم ہو جاتا ہے حدیث میں اس کی وضاحت موجود ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : "کہ جب تک نکاح ثانی نہ کرے بچے کی پرورش کی حقدار ہے ۔ (مسند امام : 1/182)

(3)اگر ماں کے پاس رہنے سے ان کی ذہنیت خراب ہونے کا اندیشہ ہو یا جسمانی پرورش صحیح طور پر نہ ہو سکتی ہو تو بھی باپ کو اپنی اولاد واپس لینے کا حق ہے ۔ امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں : "کہ اگر ماں کسی غیر محفوظ جگہ پر رہائش رکھے ہوئے ہے یا اخلاقی گراوٹ کا شکار ہے تو باپ کو اپنی اولاد واپس لینے کا حق ہے /(فتاوی ابن تیمیہ 34/131)

صورت مسئولہ میں اگر باپ نے عدالت کے فیصلے کو تسلیم کر لیا ہے اور وہ اپنی اولاد کو واپس لینے کا ارادہ نہیں رکھتا تو اس پر اولاد کی پرورش کے اخراجات نہیں ڈالے جائیں گے کیو

نکہ وہ انہیں واپس لینے کے حق سے دستبر دار ہوچکا ہے اگر وہ بلوغ کے بعد انہیں واپس لینا چاہتا ہے تو ان پر اٹھنے والے اخراجات کا پورا کرنا اس کی ذمہ داری ہے ۔

(ب) اگر والد مستقل طور پر بچی اپنی مطلقہ بیو کے حوالے کرچکا ہے اور آیندہ لینے کا ارادہ نہیں رکھتا تو وہ حق ولایت سے محروم ہے شادی کے موقع پر کسی بھی ہمدرد اور عقلمند رشتہ دار کو ولی مقرر کیا جاسکتا ہے ماں کو حق ولایت کسی صورت میں نہیں مل سکتا اگر رشتہ داروں میں کوئی اس قابل نہ ہو تو محلے کے دانا اور عقلمند آدمی پنچایتی طور پر حق ولایت کو نبھائیں ۔

(ج) وہ اولاد جو مستقل طور پر باپ اپنی مطلقہ بیوی کو دے چکا ہے وہ باپ کی وراثت سے محروم نہیں ہوگی وراثت سے محرومی کے اسباب شریعت نے مقرر فرمائے ہیں کہ اولاد مرتد ہوجائے یا باپ کو قتل کردے تو حق وراثت سے خود بخود محروم ہوجاتی ہے صورت مسؤلہ میں کوئی ایسا سبب موجود نہیں جس کی بنا پر اسے باپ کی جائیداد سے محروم کیا جائے ۔ (واللہ اعلم بالصواب)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:319